بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترمین مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کی .... تحقیق و حل دیا لوہسا

الف۔ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی۔ مگر وہ اس کا انکار کرتا ہے کہ "میں نے اپنی بیوی کو کوئی طلاق نہیں دی" جب کہ اس کی بیوی کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے طلاق کے بول سنے ہیں۔ لیکن گواہ کوئی نہیں۔۔۔ اب کیا کرنا چاہیئے؟

ب۔ اگر طلاق ہوگئی ہے تو عدت کیسے گذارے؟ کیونکہ زید اس کو طلاق دینے کا منکر ہے اور وہ اس کے قریب بھی آنا چاہتا ہے ...... اس کی بیوی کیا کرے؟

ج۔ ہمارے علاقہ میں اغلب ماحول یہ ہے کہ مطلقہ عورت کو فوراً ماں باپ کے گھر بھیج دیا جاتا ہے۔ چنانچہ عدت شوہر کے گھر میں تو ممکن نہیں تو پھر کہاں ایام عدت مکمل کیئے جائیں؟ اور ان کے ایام کے اخراجات بھی شوہر کی جانب سے نہیں ملتے۔۔۔

نوٹ۔ علاقے کے ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ طلاق نہیں ہوئی۔

برائے مہربانی جلد از جلد جواب ارسال کر دیا جائے۔

عبدالحفیظ ...

جلال پور ...

۲۵ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

الجواب حامداً ومصلیاً

① ____ مفتی غیب نہیں جانتا، وہ سوال کے مطابق جواب دیتا ہے، سوال کے سچ اور جھوٹ کی ذمہ داری سائل پر ہوتی ہے۔

اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ اگر واقعۃً شوہر نے بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں، تو اس سے اسکی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوکر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوگئی ہے، اب رجوع نہیں ہوسکتا، اور بغیر حلالہ کے دونوں کے درمیان نیا نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

اب اس کے بعد اگر شوہر طلاق کا انکار کرے جبکہ عورت کے پاس نہ تین طلاق کی کوئی تحریر ہے، اور نہ شرعی گواہ موجود ہیں، تو مفتی اس

(بقیہ پشت پر۔۔)

سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اگر تین طلاقیں دی گئیں ہیں تو تینوں واقع ہوگئیں، نہیں دیں تو نہیں ہوئیں۔ بہرحال ہر ایک اپنے سچ اور جھوٹ کا ذمہ دار ہے؛ صحیح صورتحال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ لیکن اگر واقعی عورت نے اپنے کانوں سے تین طلاقیں سنی ہیں، تو اس کے حق میں تین طلاقیں واقع ہوکر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوگئی ہے، شوہر کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں، اور عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ مرد کو صحبت کا موقع دے۔

ایسی صورت میں عورت کو چاہیئے کہ اول تو شوہر کو خدا کا خوف دلائے، اور عذابِ آخرت سے ڈرا کر اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ غلط بیانی سے کام نہ لے، یا تو تین طلاق کا اقرار کرے یا پھر کم از کم عورت کو علیحدہ کردے، اور اگر وہ اس پر آمادہ نہ ہو تو اپنا مہر معاف کرکے یا کسی اور مال کی پیشکش کرکے اس سے خلع کرلے، اس پر بھی اگر وہ راضی نہ ہو تو عورت کے لیئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ اسکا گھر چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے یہاں رہنے لگے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو عورت پنچایت یا عدالت کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرے، اب اگر عورت کے پاس گواہ موجود ہوں تو اس کے حق میں فیصلہ ہوجائیگا، لیکن اگر اسکے پاس گواہ موجود نہیں، جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے، تو قاضی شوہر سے حلف لے گا، اگر اس نے حلف سے انکار کردیا تو بھی عورت کے حق میں فیصلہ ہوجائیگا۔ اور اگر شوہر نے اس بات پر حلف اٹھالیا تو قاضی شوہر کے حق میں فیصلہ دے گا، اور اگر شوہر جھوٹا ہے تو گناہ شوہر پر ہوگا، پھر اگر عورت شوہر سے کسی طرح جان چھڑانے پر قادر نہ ہو تو سارا گناہ مرد پر ہوگا، اور عورت عنداللہ معذور سمجھی جائیگی۔

لما فی الهداية:

وان كان الطلاق ثلاثاً فی الحرة أو اثنتين فی الأمة لم تحل له حتی تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً و يدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها والأصل فيه قوله تعالیٰ "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنكح زوجاً غيره". (ج: ۲ ص ۳۹۹)

وما فی ردالمحتار:

والمرأة كالقاضي إذا سمعته أو أخبرها عدل لا يحل لها تمكينه. و

(جاری...)

الفتوى على أنه ليس لها قتله. ولا تقتل نفسها بل تفدی نفسها بمال أو تهرب، كما أنه ليس له قتلها إذا حرمت عليه وكلما هرب ردته بالسحر. وفي البزازية عن الأوزجندي أنها ترفع الأمر للقاضي، فإن حلف ولا بينة لها فالإثم عليه اهـ. قلت: أي إذا لم تقدر على الفداء أو الهرب ولا على منعه عنها فلا ينافي ما قبله. (ج:٣ ص٢٥١)

وكذا في البزازية: (ج: ٤ ص٢٦٠ و٢٦١)

وكذا في البحر الرائق: (ج: ٤ ص٨٩)

(٣:٢) ——— عدت کے بارے میں حکم یہ ہے کہ عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ عدت شوہر کے گھر میں گزارے۔ لہٰذا طلاق کے بعد مطلقہ کو والدین کے گھر بھیجنا جائز نہیں۔ لیکن اگر خود شوہر نے مطلقہ کو والدین کے گھر بھیج دیا تو عدت کے دوران مطلقہ کا خرچ شوہر کے ذمہ واجب ہوگا۔

لما في البحر الرائق:

(قوله: وتعتدان في بيت وجبت فيه إلا أن تخرج، أو ينهدم)

أي: معتدة الطلاق والموت يعتدان في المنزل المضاف إليهما بالسكنى وقت الطلاق، والموت، ولا يخرجان منه إلا لضرورة لما تلوناه من الآية والبيت المضاف إليها في الآية ما تسكنه كما قدمناه سواء كان الزوج ساكناً معها أو لم يكن كذا في ((البدائع))...... وأطلق في الإخراج فشمل ما إذا أخرجها المطلق ظلما وتعديا وما إذا أخرجها

(جاری...)

صاحب الدار لعدم قدرتهما على الكراء . (ج: ٤ ص ٢٣٧)

كذا في الدر المختار مع رد المحتار: (ج: ٣ ص ٥٣٥ و ٥٣٦)

وكذا في البدائع: (ج: ٣ ص ٣٢٤)

وما في الدر المختار:

(و) تجب (لمطلقة الرجعي والبائن والفرقة بلا معصية كخيار عتق، وبلوغ وتفريق بعدم كفاءة، النفقة والسكنى والكسوة) ان طالت المدة. (ج: ٣ ص ٦٠٩)

وكذا في البحر الرائق: (ج: ٤ ص ٣٠٤)

والله تعالى أعلم

محمد انور عفي عنه

دار الإفتاء دار العلوم كراچي

٣ / ٧ / ١٤٢٩ھ

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفر الله له
٤ / ٧ / ١٤٢٩ھ

الجواب صحيح
[illegible]
٤ رجب ١٤٢٩ھ

الجواب صحيح
٥ / ٧ / ٢٩ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ٦٥/١٠٧١
مورخہ ٥/٧/٢٩